یسرنا القرآن سیریز

کتاب نمبر 2

کتاب الوالدین

حفظ و ناظرہ کے طلباء و طالبات

کے والدین کیلئے استفادہ

تدوین و ترتیب

قاری ضیاء اللہ ضیاء

Society for Educational Research

500-E, Punjab Cooperative Housing Society Lahore – Tel: (042) 35924084, 37010106 – E-mail: info@ser.org.pk

زیرنظر کتاب ان والدین کے لیے لکھی گئی ہے جو اپنے بچوں یا بچیوں کو قرآن کریم حفظ کروانا چاہتے ہیں، حفظ کروارہے ہیں یا حفظ کروا چکے ہیں۔ماہراساتذہ کرام کی آراء پر مشتمل اور فاضل مؤلف کے ذاتی تجربات ومشاہدات پرمبنی یہ کتاب والدین اور طلباوطالبات کے لیے ایک اہم تحریر ہے۔

(يَسَّرْنَا الْقُرْآن)

کتاب الوالدین

مؤلف

قاری ضیاء اللّٰہ ضیاء

دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ، لاہور

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

کتاب:	**کتاب الوالدین**
مؤلف:	قاری ضیاء اللہ ضیاء
چیف پروگرام ایڈیٹر:	مولوی جہانگیر محمود
عملِ تذہیب وتزئین:	انتخاب عالم
ناشر:	دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ
طبعِ اوّل:	2011ء

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

SER
Society for Educational Research

حرفِ آغاز

زیرِ نظر کتاب "**یسرنا القرآن سیریز**" کی دوسری کتاب ہے۔ یہ کتاب ان والدین کے لیے لکھی گئی ہے جو اپنے بچوں یا بچیوں کو قرآن پاک حفظ کروانا چاہتے ہیں، حفظ کروا رہے ہیں یا حفظ کروا چکے ہیں۔

جو والدین خود حفظ کر چکے ہیں وہ تو حفظ کے تمام معاملات سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں لیکن جو والدین خود حفظ نہ کر سکے لیکن ان کے دلوں میں اپنی اولاد کو حفظ کروانے کی تڑپ موجود ہے یہ کتاب ایسے والدین کے لیے ایک اہم تحریر ہے۔

امید ہے اس کتاب کا مطالعہ حفظِ قرآن کے اکثر معاملات کو سمجھنے میں مدد دے گا۔

نوٹ: اس کتاب یا یسرنا القرآن سیریز کی دیگر کتب یعنی "**کتاب المعلّم**" اور "**کتاب المتعلّم**" کے حوالے سے کسی غلطی کی نشاندہی یا آراء کے لیے ادارہ کے پتے پر یا مؤلف کے ای میل ایڈریس qari_zia@yahoo.com پر رابطہ کریں۔

خیر اندیش

قاری ضیاء اللہ ضیاء
دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ
E-500، پنجاب کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، غازی روڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اظہارِ تشکر

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے جو ہمارا حقیقی خالق و مالک ہے،اور درود وسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ کے آخری نبی، ہمارے پیشوا، رہبر و رہنما ہیں اور جن کے قلبِ اطہر پر اللہ کے کلام کا نزول ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰه

"جو شخص بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔"

سب سے پہلے میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے بندۂ ناچیز کو اپنے کلام قرآن کریم کے حوالے سے کسی درجے میں کچھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد میں "دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریشرچ" میں کام کرنے والے تمام خواتین وحضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا۔

میں استاذِ محترم جناب قاری عبدالرحمٰن عثمانی صاحب اور جناب قاری نور محمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس مسودے کو پڑھا اور میری حوصلہ افزائی کی۔ میں محترم حاجی یعقوب صاحب (سابق ڈپٹی سیکریٹری پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ) کا احسان مند ہوں جنہوں نے کمال شفقت، محبت اور بے لاگ تبصروں سے کتاب کو مزین کرنے میں مدد دی۔ بالخصوص میں ادارہ ھذا کے ڈائریکٹر جناب مولوی جہانگیر محمود صاحب کا ممنونِ احسان ہوں جن کی ندرتِ فکر اس

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

SER Society for Educational Research

کتاب کا عنوان بنی اور جن کی رہنمائی، مشوروں اور کوششوں سے **”یسرنا القرآن“** کی یہ سیریز طباعت کے قابل ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس موقع پر مجھے اپنے بہت ہی عزیز دوست جناب قاضی ابوذر غفاریؒ کو خراجِ عقیدت پیش کرنا ہے جن کی مساعی جمیلہ اور ذاتی دلچسپی اس مسودّہ کی تیاری میں مد و معاون رہی۔ قاضی ابوذر صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے بڑا عجیب لگتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ موصوف 24 فروری 2010ء کو عبرت سرائے دہر کو خیر باد کہ کر ملک عدم میں جا بسے ہیں۔ ان کے جنازہ پر مجھے اس بات کا بڑی شدت سے احساس ہوا کہ

خلق کی خلق تیری چاہنے والی نکلی
میں تو سمجھا تھا فقط مجھ سے شناسائی ہے

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

حصہ اوّل

قرآن مجید

قرآن کریم کی افضلیت

حفاظتِ قرآن

حفظِ قرآن

تلاوت قرآن کریم

فضیلت حفظِ قرآن

حافظ قرآن کی فضیلت

حافظِ قرآن کے والد کا مقام

قرآن کریم بھولنے کی سزا

قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

قرآن مجید:

آسمانی کتابوں میں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو اس کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی، جس طرح حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اسی طرح قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی۔ قرآن کریم سے پہلے جو کتابیں نازل کی گئیں ان میں توریت، زبور اور انجیل بڑی کتابیں ہیں لیکن ان کے علاوہ کچھ صحائف بھی نازل کیے گئے۔

حضور اکرم ﷺ پر جب قرآن نازل ہونا شروع ہوا تو مشرکینِ مکہ نے اعتراض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے، چنانچہ ان معترضین کو چیلنج کیا گیا کہ "اگر تمہیں اس (کتاب) کے (منزل من اللہ ہونے کے) بارے میں شک ہے تو اس کی مانند ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بھی بلا لو، اگر تم سچے ہو" (البقرۃ: 23)

قرآن کریم کا یہ چیلنج صرف اس زمانے کے لیے نہ تھا بلکہ جب تک قرآن کریم پڑھا جاتا رہے گا اور قرآن کریم پڑھنے والا اس آیت مبارکہ کو پڑھے گا اس چیلنج کی تجدید ہوتی رہے گی اور قیامت تک آنے والوں کے لئے یہ چیلنج قائم رہے گا چنانچہ آج تک قرآن کریم کی سورۃ جیسی کوئی سورۃ یا ایک آیت جیسی کوئی آیت نہ بن سکی ہے اور نہ قیامت تک بن سکے گی۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

قرآن کریم کی افضلیت:

قرآن کریم کی افضلیت کے حوالے سے چند باتیں بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

(i) قرآن اللہ تعالیٰ کا کلامِ لفظی:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام لفظی ہے۔کلام لفظی کا مطلب یہ ہے کہ وہ الفاظ جو ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں بعینہٖ یہی الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یہی الفاظ وحی کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل کیے گئے جبکہ سابقہ آسمانی کتب کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں فرمائے گئے بلکہ بات کا مفہوم قلبِ نبی پر وحی کیا گیا اور پیغمبر وقت نے اسے اپنے الفاظ کا جامہ پہنا کر امت کے سامنے پیش کیا۔چنانچہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام لفظی ہے اور کلام اللہ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى كَلَامِ خَلْقِهٖ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى مَخْلُوْقِهٖ

(سنن الدارمی باب فضل کلام اللّٰہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت مخلوق کے کلام پر ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت مخلوق پر۔

اس کائنات میں جو کچھ تھا، جو کچھ ہے یا جو کچھ عدم سے وجود میں آئے گا وہ سب مخلوق ہے اور ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔جمہور علماءِ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ ”قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے“ گویا خالق کائنات کے علاوہ ہر چیز مخلوق ہے۔

درج بالا حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح خالقِ کائنات کو اپنی تمام مخلوقات پر

www.ser.org.pk جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں

فضیلت حاصل ہے اسی طرح اس کے کلام کو بھی تمام مخلوق کے کلام پر فضیلت حاصل ہے، چنانچہ کلام ہونے کے لحاظ سے قرآن کریم افضل ترین کلام ہے۔

(ii) تحریف وتبدل سے محفوظ:

آسمانی کتابوں میں سے قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے کہ اس میں آج تک کسی قسم کی کوئی تحریف نہیں ہوئی اور نہ ہو سکے گی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ o لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ o (فصلت:۴۱، ۴۲)

ترجمہ: بے شک یہ ایک بلند پایہ کتاب ہے اس میں باطل نہ اس کے آگے سے داخل ہوسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، یہ خدائے حکیم وحمید کی طرف سے نہایت اہتمام کے ساتھ اتاری گئی ہے۔

وَاِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ o (بے شک یہ ایک بلند پایہ کتاب ہے) کی تفسیر میں علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ عزیز کا ایک معنی غالب ومقتدر کے ہیں، اس لحاظ سے اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ قرآن کسی سائل کی درخواست نہیں ہے بلکہ اس کا بھیجنے والا بھی عزیز یعنی غالب ومقتدر ہے اور یہ کتاب خود بھی عزیز ہے۔

عزیز کے دوسرے معنی مَنِیعٌ کے ہیں، مَنِیعٌ اس چیز کو کہتے ہیں جو دسترس سے بالاتر ہو، اس لحاظ سے اس آیت کا معنی یہ ہوں گے کہ یہ ایسی زبردست کتاب ہے کہ شیاطینِ جن و انس خواہ کتنا ہی زور لگالیں وہ اس میں کمی بیشی نہیں کرسکتے۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ o یہ آیتِ مبارکہ قرآن کی عظمت وشرف اوراس کی حفاظت کا ایک جامع بیان ہے، جس کے دو پہلو خاص طور پر اہمیت رکھتے ہیں۔

(الف) ایک پہلو یہ ہے کہ یہ قرآن اپنے آگے اور پیچھے دونوں طرف سے بالکل محفوظ ہے۔اس کو اتارنے والا اللہ تعالی ہے، اس کو لانے والے جبریل امین ہیں، اوراس کے حامل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اوراس کو نقل وقبول کرنے والے مخلوق میں پاکیزہ ترین لوگ یعنی حضورِ اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ ہیں گویا اس کتاب میں کہیں بھی شیطان کی دراندازی کے لیے کوئی روزن نہیں، نہ اس کے آغاز کی طرف سے نہ اس کی انتہاء کی طرف سے۔

باطل اس کے آگے سے اس میں داخل نہیں ہوسکتا کا یہ بھی مطلب ہے کہ قرآن پر براہِ راست حملہ کرکے اگر کوئی شخص اس کی کسی بات کو غلط اور کسی تعلیم کو باطل وفاسد ثابت کرنا چاہے تو اس میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پیچھے سے نہ آسکنے کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کوئی حقیقت وصداقت ایسی منکشف نہیں ہوسکتی جو قرآن کے پیش کردہ حقائق کے خلاف ہو، کوئی تجربہ اور مشاہدہ ایسا نہیں ہوسکتا جو یہ ثابت کر دے کہ قرآن نے عقائد، اخلاق، قانون، تہذیب وتمدن، معیشت و معاشرت اور سیاستِ مدن کے حوالے سے انسان کو جو رہنمائی دی ہے وہ غلط ہے۔اس کتاب کو جس چیز نے حق کہہ دیا ہے وہ کبھی باطل نہیں ہوسکتی اور جسے باطل کہہ دیا ہے وہ کبھی حق ثابت نہیں ہوسکتی۔

(ب) دوسرا یہ کہ اللہ تعالی نے قرآن کی حفاظت کا خود اہتمام فرمایا جیسا کہ ایک

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

Society for Educational Research

دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝ (النحل:۹)

ترجمہ: اس قرآن کو ہم ہی نے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

یہ قرآن کریم کا وہ طرّہِ امتیاز ہے جو اس سے پہلے نازل ہونے والے صحیفوں کو حاصل نہیں ہوا، تورات وانجیل وغیرہ کی حفاظت ان کے حاملین پر ڈالی گئی تھی جو اس کا حق ادا نہ کر سکے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ صحیفے بالکل محرّف ہو کر رہ گئے اور ان کے اندر حق و باطل کا امتیاز ناممکن ہو گیا لیکن قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا اور اس کو قیامت تک کے لیے ہر قسم کی آمیزش سے بالکل محفوظ کر دیا۔

حفاظتِ قرآن:

چنانچہ قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز انتظام فرمایا اور حفاظت کے جتنے بھی طریقے ہو سکتے تھے ان کو اختیار فرمایا چنانچہ قرآن کریم کے زمانۂ نزول میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا خاص اہتمام فرمایا کہ قرآن کی وحی میں شیاطین کوئی مداخلت نہ کر سکیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس کلام کے لیے جس فرشتہ کا انتخاب فرمایا اس کی صفت قرآن میں یوں بیان کی گئی:

ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ۝ (التکویر: ۲۰، ۲۱)

ترجمہ: جو صاحب قوت ہے، مالکِ عرش کے ہاں اونچے مرتبہ والا ہے، وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے اور امین بھی ہے۔

وہ فرشتہ ایسا زور آور ہے کہ ارواح خبیثہ اس کو مغلوب نہیں کر سکتیں، وہ تمام فرشتوں کا

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

سردار ہے، وہ کوئی چیز بھول نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو جو امانت سپرد کی جاتی ہے وہ اس کو بالکل ٹھیک ٹھیک ادا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت مقرب ہے۔ یہ اہتمام بھی اس لئے کیا گیا کہ قرآن میں اس کے منبع کی طرف سے کسی باطل کے گھسنے کا امکان باقی نہ رہے۔

پھر اس امانت کو اٹھانے کے لئے جس ذات مبارکہ کو منتخب فرمایا وہ ہر پہلو سے خود تمام مخلوقات سے افضل تھی یہی نہیں بلکہ اس قرآن کو یاد رکھنے اور اس کی حفاظت و ترتیب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے تنہا اس کے اوپر نہیں ڈالی بلکہ یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی۔ (دیکھیے سورۃ القیامہ:۱۶-۱۹)

ان تمام انتظامات حفاظت کی وجہ سے قرآن کریم کے الفاظ یعنی متن بھی محفوظ ہے، اس کے معانی بھی محفوظ ہیں، اس کی عملی صورت بھی محفوظ ہے، اس کی زبان بھی محفوظ ہے، جس ہستی پر یہ عظیم کتاب نازل فرمائی گئی اس کی سیرت بھی محفوظ اور اس کتاب مقدس کے مخاطبین اول کے حالات بھی محفوظ۔

حفظِ قرآن:

قرآن کریم کی حفاظت کے سلسلہ میں پہلی صورت تو یہ تھی کہ اس کا متن محفوظ کیا جائے یعنی اس کے بعینہٖ وہ الفاظ جو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل فرمائے، ان کو محفوظ کیا جائے اس کی دو صورتیں تھیں:

(۱) ان کو لکھ لیا جائے

(۲) ان کو زبانی یاد کرلیا جائے۔

حضور اکرم ﷺ کے زمانہ ہی میں پورا قرآن ضبطِ تحریر میں بھی لایا گیا۔ جس قدر قرآن نازل ہوتا آپ ﷺ کاتبینِ وحی کو حکم دیتے کہ اس آیت کو فلاں فلاں سورت میں، فلاں

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

فلاں جگہ لکھ دیں۔اس طرح کتابت کے ذریعے اس کو محفوظ کیا جاتا اور دوسری طرف روایات سے ثابت ہے کہ جتنا قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا اس کو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے مقرب صحابہ یاد بھی رکھتے اور ہر رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ آنحضرت ﷺ اس کا مذاکرہ بھی فرماتے رہتے، یہ بھی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری رمضان میں یہ مذاکرہ دو مرتبہ فرمایا۔

یہ کتابچہ دراصل حفاظت قرآن کے حوالے سے دوسری صورت (زبانی یاد کرلیا جائے) کے متعلق ہے۔لیکن اس سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجرد تلاوتِ قرآن کریم کے فضائل کے حوالے سے چند باتیں مستحضر رہیں۔

تلاوت قرآن کریم:

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام لفظی ہے، گویا جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کے الفاظ دہراتا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر مختلف پیرایے میں تلاوت قرآن کریم کی فضیلت اور اس پر دیے جانے والے اجر کا ذکر کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ (فاطر: ۲۹،۳۰)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس سے ہرگز خسارہ نہ ہوگا، تاکہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین صالحین کی تعریف بیان فرمائی ہے اور ان کو دیے گئے اجر کے بارے میں فرمایا کہ ایسے لوگوں کو نہ صرف پورا پورا اجر دیا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو بہت سے انعامات سے نوازیں گے اور عزت و اکرام بخشیں گے۔

وہ کون لوگ ہیں جو اس عزت و اکرام کے مستحق ہیں؟ ان میں سے سب سے پہلے ان لوگوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ متعدد مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں حضرت مطرف بن عبداللہؒ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ آپ جب اس آیت کے معانی بیان کرتے تو فرماتے کہ "هِيَ اٰيَةُ الْقُرَّاءِ" یعنی یہ قراء کی آیت ہے۔

ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو عبادات تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لسانی (۲) بدنی (۳) مالی

لسانی عبادت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن کا ذکر فرمایا۔

بدنی عبادت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے نماز کا ذکر فرمایا۔

مالی عبادت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر فرمایا۔

چنانچہ اس آیت میں سب سے پہلے لسانی عبادت کا ذکر کیا اور اس میں قرآن کریم کی تلاوت کا ذکر فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے تلاوتِ قرآن کریم کے بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّ لَامٌ حَرْفٌ وَّ مِیْمٌ حَرْفٌ

(سنن الترمذی: باب من قرأ حرفا)

ترجمہ: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر قرار پاتی ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) میں نہیں کہتا کہ الم حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

حفظِ قرآن:

حفاظتِ قرآن کے ضمن میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حفظِ قرآن بھی حفاظتِ قرآن کا ایک ذریعہ تھا اور اس کے پہلے حافظ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ تھے، آپ کے علاوہ متعدد صحابہ کرامؓ بھی قرآن کریم کے حافظ تھے۔ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین، تبع تابعین اور آج کے دور تک بے شمار لوگوں نے قرآن کریم کو حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور قیامت تک لوگ اس کو حفظ کرتے رہیں گے۔ یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ جو شخص بھی اس کو حفظ کرنا چاہے وہ اس کو حفظ کر سکتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر: ۱۷)

عمدۃ القاری میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر ہے کہ آپ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اَیْ یَسَّرْنَا ظَاهِرًا وَّلَیْسَ مِنْ کُتُبِ اللّٰهِ کِتَابًا یُقْرَاُ کُلُّهٗ ظَاهِرًا اِلَّا الْقُرْآن" یعنی ہم نے قرآن کریم حفظ کرنا آسان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے قرآن کریم کے علاوہ کوئی کتاب ایسی نہیں کہ اسے مکمل حفظ کیا جا سکے۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اسی طرح اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ "ہم نے اس کے حفظ کو آسان کر دیا اور جو اسے حفظ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس میں سہولت رکھ دی ہے پس ہے کوئی حفظ کرنے والا"

امام عبد الرحمٰن بن ابی بکر اپنی شہرہ آفاق تفسیر الدر المنثور میں لکھتے ہیں کہ امام ابن ابی حاتم اور امام بیہقی اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

"لَوْ لَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَسَّرَهٗ عَلٰی لِسَانِ الْاٰدَمِیِّیْنَ مَا اسْتَطَاعَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِکَلَامِ اللّٰهِ"

اگر اللہ تعالیٰ اس (قرآن) کو انسانوں کی زبان میں (پڑھنا) آسان نہ کرتے تو مخلوق میں سے کسی میں طاقت نہیں تھی کہ اللہ کے کلام کو پڑھ سکتا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہی سے اس کتاب کا پڑھنا اور اس کا حفظ کرنا ممکن ہوا ،ورنہ اتنی بڑی ضخیم کتاب کو حرف بحرف زبانی یاد کرنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔

فضیلت حفظِ قرآن:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اہل علم کی دیگر صفات میں سے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ان کے سینوں میں قرآن کی آیات ہیں یعنی وہ ان کو حفظ کرتے ہیں اور اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (العنکبوت: ۴۹)

ترجمہ: بلکہ یہ (قرآن) واضح آیات ہیں جو اہل علم کے سینوں میں ہیں۔

اس آیت کی دیگر تفاسیر میں سے ایک تفسیر کو امام قرطبیؒ نے امام حسنؒ کے حوالے سے

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس آیت سے امت محمدیہ کی اس فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس امت کو حفظ (زبانی یاد کرنا) عطا کیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلی امتیں اپنی کتابوں کو صرف دیکھ کر پڑھتے تھے اور اگر حفظ کرتے تو صرف انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔لیکن امت محمدیہ اپنی کتاب کو حفظ کرتی ہے۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی حفظ قرآن کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے جو کتب احادیث میں موجود ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

(سنن الترمذی: باب من قرأ حرفا)

ترجمہ: جس شخص کے سینے میں قرآن کریم کا کوئی حصہ (محفوظ یعنی یاد) نہیں وہ (سینہ) ویران گھر کی مانند ہے۔

حافظ قرآن کی فضیلت:

احادیث مبارکہ میں حافظ قرآن کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ذیل میں ان احادیث کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ حافظ قرآن کا مقام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کیا قدر و منزلت ہے۔

(i) دنیا میں حافظ قرآن کا مقام:

۱) لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو اللہ کے گھر کے لوگ ہیں۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: اہل قرآن، یہ اللہ کے اہل (گھر کے لوگ)

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

ہیں۔ (ابن ماجہ: باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ)

۲)حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے میرے ذکر اور مجھ سے دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اس کو تمام دعا مانگنے والوں سے بہتر (بلا مانگے) عطا کروں گا۔

(ترمذی:باب ثواب القرآن)

۳)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سے نوازا، (یعنی حافظ قرآن ہو) اور وہ شب وروز اس میں مشغول رہتا ہے۔دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا اور وہ رات دن صدقہ خیرات کرتا رہتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح: باب فضائل القرآن)

۴)حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے معزز لوگ وہ ہیں جو حافظ قرآن ہیں۔

۵)حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حفاظ قرآن کا اکرام کرو جس نے ان کا اکرام کیا اس نے میرا اکرام کیا اور جس نے میرا اکرام کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔ (کشف الخفاء: ج ۱)

۶)رجاء غنویؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا حافظ بنایا پھر وہ یہ سمجھتا ہے کہ کوئی دوسرا (جسے دنیا کی دولت دی گئی ہے وہ اس سے) افضل ہے تو اس نے اس عظیم نعمت کی توہین کی۔ (بیہقی فی الشعب)

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

(ii) قبر میں حافظ قرآن کا مقام:

۱) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حافظِ قرآن کا انتقال ہو جاتا ہے (اور اسے دفن کر دیا جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا تو زمین کہتی ہے اے اللہ میں اس کے گوشت کو کیسے کھاؤں جبکہ آپ کا (مقدس) کلام اس کے سینے میں ہے۔ (شرح الصدور)

۲) حضرت عمرو بن مرةؓ بیان کرتے ہیں کہ انسان جب قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو آگ اس کے سر کی طرف سے آتی ہے تو قرآن اس کو روک دیتا ہے، پھر وہ اس کے پاؤں کی طرف سے آتی ہے تو قرآن اس کو روک دیتا ہے، پھر وہ اس کے دائیں طرف سے آتی ہے تو قرآن اس کو روک دیتا ہے، پھر وہ اس کے بائیں طرف سے آتی ہے تو قرآن اس کو روک دیتا ہے۔ آگ کہتی ہے کہ تجھے کیا ہے؟ تجھے پتہ نہیں کہ یہ اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تھا، قرآن کہتا ہے کہ کیا میں اس کے پیٹ میں نہیں ہوں؟ (دونوں میں باتیں ہوتی رہتی ہیں) یہاں تک حافظ قرآن عذاب قبر سے بچ جاتا ہے۔

(iii) میدان حشر میں حافظ قرآن کا مقام:

۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قرآن پڑھو، یہ قرآن اپنے صاحب کو شفاعت کرنے آئے گا۔

۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن قرآن آئے گا اور اپنے صاحب کی شفاعت کرے گا اور قائد و رہنماء بن کر اسے جنت میں پہنچائے گا، اور قرآن جس کے خلاف گواہی دے گا وہ اسے ہانک کر جہنم لے جائے گا۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

(iv) جنت میں حافظِ قرآن کا مقام:

۱) اس کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو اور وہ اس کا حافظ بھی ہو، (اس شخص جیسی ہے جو)معزز فرشتوں کا مصاحب اور ہم نشین ہو۔

۲)جو قرآن میں ماہر ہے وہ لوح محفوظ کے معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

قرآن میں ماہر کا مطلب امام نوویؒ یہ بیان فرماتے ہیں کہ جس کو قرآن پڑھنے میں خوب مہارت ہو، خوب پکا یاد ہو اور پڑھنے میں اٹکتا نہ ہو اسی طرح ملا قاریؒ طیبیؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ جس کا حفظ کامل ہو، خوب پختہ یاد ہو، پڑھنے میں رکتا نہ ہو، روانی سے پڑھتا جاتا ہو۔

۴)صاحب قرآن سے (جنت میں) کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (اوپر)چڑھتا جا، اور اسی طرح خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا، جہاں (قرآن کریم کی) آخری آیت (کی تلاوت مکمل) ہوگی وہی تیری منزل ہوگی۔

۵)جنت کے درجات کی تعداد، قرآن کریم کی آیات کی تعداد کے برابر ہے۔ چنانچہ قرآن پڑھتے ہوئے جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی نہیں ہوگا۔

حافظِ قرآن کے والد کا مقام:

قرآن کریم پڑھنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے جہاں صاحب قرآن کا درجہ بلند ہوگا وہاں اس کے والدین کی بڑی قدر و منزلت ہوگی۔

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اسے مکمل کیا اور اس کے احکامات پر عمل کیا۔ اس کے والدین کو (قیامت کے دن) ایسا تاج

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

پہنایا جائے گا جس کی روشنی (چمک) دنیا میں تمہارے گھروں کے سورج سے زیادہ اچھی ہوگی۔ اور اس آدمی کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جو خود اس پر عمل کرنے والا ہو۔

(ابو داؤد: باب فی ثواب القرآن)

حافظ قرآن کی برکت سے اس کے والدین کا یہ مقام ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنی اولاد کو قرآن پڑھایا تھا اور وہ اس کا سبب بنے تھے اس سبب بننے کی وجہ سے ان کی یہ عزت وتوقیر ہوگی اور پھر حدیث کے اگلے حصہ میں فرمایا کہ قرآن کی برکت سے اس کے والدین کا یہ مقام ہوگا تو خود باعمل حافظ قرآن کا کیا مقام ہوگا۔

قرآن کریم بھولنے کی سزا:

جس طرح حفظ قرآن کی بڑی فضیلت ہے اسی طرح اس کے بھولنے پر بھی بڑی سخت وعید کا ذکر ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھے اپنی امت کے (نیکیوں پر) اجر دکھائے گئے یہاں تک کہ کسی کو مسجد سے (تنکا یا کسی پرندے کے) پر کو اٹھانے پر (بھی اجر دیا گیا) اور مجھے میری امت کے گناہ دکھائے گئے، ان گناہوں میں سب سے بڑا گناہ جو میں نے دیکھا وہ یہ تھا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت دی گئی اور وہ اسے بھول گیا ہو"۔ (ابو داؤد: باب فی کنس المسجد)

حضرت سعد بن عبادہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھے اور بھول جائے تو قیامت کے دن وہ کوڑھی ہو کر اللہ کے سامنے آئے گا۔

(ابو داؤد: التشدید فی من حفظ القرآن)

حضرت عکرمہؒ اور حضرت مجاہدؒ دونوں کا قول ہے کہ جب کوئی شخص قرآن سیکھے اور پھر

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اس کو بھلا دے قیامت کے دن قرآن کریم آئے گا اور اس سے کہے گا کہ اگر تو مجھے یاد رکھتا تو آج میں تجھے اونچے درجے پر پہنچا دیتا لیکن تو نے غفلت و کوتاہی برتی لہٰذا میں بھی آج تیری اس خدمت سے قاصر ہوں ۔ (قیام اللیل)

قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا:

قرآن کریم کے چار بڑے حقوق ہیں ۔(۱) تجوید کے ساتھ پڑھنا (۲) سمجھنا (۳) عمل کرنا (۴) پھیلانا

فرض عین کا مطلب یہ ہے کہ ہر عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ تجوید کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ اگر قرآن پڑھنے والا تجوید کے ساتھ نہ پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ (المزمل: ٤)

ترجمہ: اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے ترتیل کے یہ معنی بیان فرمائے ”هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ“

ترجمہ: حروف کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اور وقوف کی پہچان کرنا (ترتیل کہلاتا ہے)۔

چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اس لیے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا فرض ہے۔

قرآن کریم کو اگر غلط تلفظ کے ساتھ پڑھا جائے تو معانی تبدیل ہو جاتے ہیں ۔ ذیل میں مختصراً ان حروف کا جائزہ لیتے ہیں جن کو صحیح تلفظ کے ساتھ نہ پڑھنے سے معانی تبدیل

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

ہو جاتے ہے۔

1) اَلْحَمْدُ لِلّٰه (اس کا مطلب ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)

اب اگر((ح)) کواس کے مخرج سے ادا نہ کیا اور بے دھیانی سے((ھ)) پڑھ دیا تو لفظ اَلْھَمْدُ لِلّٰه بن جائے گا اوراس کا معنی ہے(پرانا ہوکر پھٹ جانا اللہ تعالی کے لیے ہے)۔

2) قَـلْـبٌ کا معنیٰ ''دل'' ہے ۔چنانچہ ''ق'' کواگراس کے مخرج سے ادا نہ کیا اور ''ق'' کو''ک'' پڑھ دیا تو لفظ تبدیل ہوکر''کَلْبٌ ''بن جائے گا اوراس کا معنی ہے ''کتا''

3) اسی طرح ''ثمین'' کا مطلب ہوتا ہے''قیمتی''اوراگر'' ث'' کواس کے مخرج سے ادا نہ کیا اور''سمین''پڑھ دیا تو اس کا مطلب ہوگا''موٹا''یعنی مخارج سے حروف ادا نہ کرنے سے معانی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں ۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رُبَّ قَـارِئٍ لِّلْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ يَلْعَنُهٗ''

(البخاری)

ترجمہ: کئی قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح قرآن کریم پڑھنے ،اسے حفظ کرنے ،یاد رکھنے ،اس کو سمجھنے اوراس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ۔امین

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

حصہ دوم

والدین کے لیے ہدایات

ناظرہ قرآن کریم کا اہتمام

کتنی مقدار میں حفظ فرض ہے؟

بچپن میں حفظ قرآن

حفظِ قرآن کسے کہتے ہیں؟

معیاری حفظ

رمضانی حافظ

نام کے حافظ

پاکستان میں حفظِ قرآن کے رائج طریقہ جات

حفظِ قرآن کی آئیڈیل صورت

بہترین ادارے کا انتخاب

اصطلاحاتِ حفظ

آخری گذارش

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

والدین کے لئے ہدایات:

والدین کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں۔امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین خصلتوں کا ادب سکھاؤ۔ایک اپنے نبی کی محبت، دوسری آپ کے اہل بیت کی محبت تیسری قرآن کریم کا پڑھنا اس لئے کہ قرآن کے حفاظ کرام قیامت کے دن انبیاء اور اس کے برگزیدہ بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے جس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

ناظرہ قرآن کریم کا اہتمام:

بچہ جب اول اول بولنا شروع کرے تو اسے سب سے پہلے کیا سکھانا چاہیے؟ حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ''بنی ہاشم میں جب کوئی بچہ زبان کھولنے کے قابل ہو جاتا تو سب سے پہلے اس کو نبی کریم ﷺ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ''تک، والی آیت سات مرتبہ سکھاتے (اور پڑھاتے) تھے۔ (مصنف: ابن ابی شیبۃ: ج ۱، ص ۳۸۲)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ''جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ قرآن سے شروع کرے کیونکہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ یا بدبخت نہیں فرمائے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی (طٰہٰ: ۱۲۳)

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

ترجمہ: جس کسی نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ گمراہ ہوگا نہ بدبخت۔

(مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر: باب الا انها ستکون فتنة)

والدین کو چاہیے کہ بچہ جب بولنے کے قابل ہو جائے تو اسے سب سے پہلے قرآن کریم کی تعلیم شروع کروائیں۔ اور اس کے لیے کسی ماہر قاری یا ایسے اداروں کو تلاش کیا جائے جہاں تجوید کے اہتمام سے قرآن کریم پڑھایا جاتا ہو کیونکہ ناظرہ قرآن پڑھنا یا حفظ کرنا ہر دو صورت میں اسے تجوید کی رعایت سے پڑھنا فرض ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف کی تعلیم دلوائی اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے اور جس شخص نے حفظاً قرآن شریف کی تعلیم دلائی اس کو قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند جیسی صورت اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا شروع کرو جب وہ پڑھے گا تو ہر آیت کے بدلے اللہ عزوجل اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرماتے رہیں گے حتیٰ کہ حافظ اس حصہِ قرآن کے آخر تک پہنچ جائے گا جو اس کو یاد تھا۔

(المعجم الاوسط للطبراني: باب من اسمه احمد - ج ٤، ص ٤٦٧)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "آنکھوں کو بھی عبادت میں حصہ دار بناؤ" پوچھا گیا! یا رسول اللہ! آنکھوں کا عبادت میں حصہ کیا ہے؟ فرمایا! "قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا، اس کے عجائب اور معانی میں غور و فکر کرنا۔

(شعب الايمان للبيهقي: باب النظر في المصحف)

کتنی مقدار میں حفظ فرض ہے:

قرآن کریم کی اتنی مقدار کا حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے ہر شخص پر فرض ہے اور

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

تمام قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔اگر محلّہ یا گاؤں یا شہر میں کوئی بھی حافظ نہ رہے تو تمام مسلمان گنہگار ہوں گے۔ بلکہ علامہ زرکشیؒ سے ملا علی قاریؒ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی قرآن پڑھنے والا نہ ہوتو سب گناہ گار ہوں گے۔ (فضائل القرآن)

بچپن میں حفظ قرآن:

حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے بچپن میں قرآن کریم پڑھا وہ بچپن ہی سی دانائی سے نواز گیا۔

بچپن میں تمام علوم سیکھنے سے قبل قرآن کریم کا حفظ کرنا دانائی اور ذہانت بیدار کرتا ہے، ایسا بچہ ذہین ہو جاتا ہے اور دوسرے علوم تیزی سے سیکھتا ہے چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ جو حافظ قرآن ہوتے ہیں وہ غیر حافظ کے مقابلہ میں سکول وغیرہ کا سبق جلد یاد کر لیتے ہیں۔

کمسنی کا حفظ آسان اور قوت حافظہ میں مستحکم ومضبوط رہتا ہے۔آسانی سے یاد بھی ہو جاتا ہے اور اچھی طرح محفوظ بھی رہتا ہے۔جلدی نہیں بھولتا اس لیے بچوں کو کمسنی میں حفظ کرانا چاہیے۔مشہور مقولہ ہے ''اَلْحِفْظُ فِی الصِغْرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحِجْرِ''یعنی بچپن کا حفظ پتھر میں لکیر کی مانند ہوتا ہے۔

حفظ قرآن کسے کہتے ہیں؟

حفظِ قرآن کے حوالے سے جو بات والدین اور طلبا کے ذہن میں رہنی چاہیے وہ یہ ہے کہ حفظ قرآن کہتے کسے ہیں؟اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک کل 114 چھوٹی بڑی سورتیں ہیں جن کو 30 پاروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ان 30 پاروں یعنی 114 سورتوں کو زبانی یاد کرنا بلکہ یاد رکھنا حفظ کہلاتا ہے اور جو ان 30 پاروں کو

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

یاد رکھے وہ حافظِ قرآن کہلاتا ہے۔

معیاری حفظ:

معیاری حفظ کی تعریف یہ ہے کہ حافظِ قرآن حفظ کرنے کے دوران میں یا حفظ کر لینے کے بعد کسی بھی جگہ سے سنانے کی صلاحیت رکھتا ہو یعنی جب کبھی اور جس بھی پارے سے سنانے کا کہا جائے تو وہ بلا تکلف سنا سکے تو یہ معیاری حفظ کہلاتا ہے۔ اساتذہ کرام، طلبا اور ان کے والدین کو چاہیے کہ وہ اس قسم کے معیاری حفظ کی حوصلہ افزائی کریں۔

رمضانی حافظ:

حفاظ کرام کی یہ وہ قسم ہے جو پورا سال تو قرآن پاک پڑھنے پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتی البتہ جب رمضان المبارک قریب آتا ہے تو پھر قرآن پاک پڑھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اگر ان کو تراویح میں قرآن پاک سنانے کا موقع مل جائے تو پھر وہ سارا سارا دن وہ حصہ قرآن یاد کرتے ہیں جو انہوں نے رات کو سنانا ہوتا ہے اور اس طرح وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ دن میں یاد کیا ہوا رات کو سنا سکیں اور اگر ان کو یاد کرنے کا موقع نہ ملے تو پھر یہ سنانے میں کافی دشواری محسوس کرتے ہیں۔

نام کے حافظ:

حافظوں کی یہ قسم معاشرے میں بکثرت پائی جاتی ہے، اس قسم کے حافظ، قران پاک حفظ کرنے کے دوران میں بھی صحیح توجہ سے حفظ نہیں کرتے اور حفظ کرنے کے بعد بھی سکول وغیرہ کی تعلیم یا دیگر کاموں میں مشغول ہو کر قرآن پاک کی منزل وغیرہ نہیں پڑھتے جس کی وجہ سے قرآن پاک بالکل بھول جاتا ہے اور وہ صرف نام کے حافظ رہ جاتے ہیں۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

قرآن پاک کو یاد رکھنے یا نہ رکھنے کے حوالے سے حفاظ کرام کی یہ تین قسمیں ہی زیادہ معروف ہیں جن کی نشاندہی کر دی گئی ہے اب یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچے کو کس قسم کا حافظ بنانا چاہتے ہیں، وہ ان کو قرآن پاک کا معیاری حافظ بنانا چاہتے ہیں، رمضانی حافظ بنانا چاہتے ہیں یا پھر صرف نام کا حافظ بنانا چاہتے ہیں۔

پاکستان میں حفظِ قرآن کے رائج طریقہ جات:

حفظِ قرآن کب شروع کیا جائے؟ کونسی عمر حفظ کے لیے زیادہ مناسب ہے؟ حفظ کے ساتھ ساتھ سکول کی تعلیم جاری رکھی جاسکتی ہے یا اس کو جاری رکھنے میں طلبا و طالبات دشواری محسوس کرتے ہیں، ذیل میں ان تمام امور کا مختصر جائزہ لیا جاتا ہے۔

ذہن سازی:

حفظِ قرآن، عمر کے جس بھی حصے میں شروع کروایا جائے اس کے لیے ضروری ہے کہ بچے کو ذہنی طور پر تیار کیا جائے، اسے بتایا جائے کہ حفظ قرآن کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کیا اہمیت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت کا اسے احساس دلایا جائے۔ اسے بتایا جائے کہ حفظِ قرآن کتنی بڑی سعادت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا انعامات ہیں اور اس کو بھول جانا کتنی بڑی بدبختی ہے۔

حفظ کے لیے دن رات کسی ایک ادارہ میں قیام:

پاکستان کے مختلف اداروں میں حفظ کے لیے مختلف طریقہ کار رائج ہیں، بعض والدین اپنے بچوں کو ایسے اداروں میں داخل کروا دیتے ہیں، جو کہ رہائشی ہوتے ہیں، وہاں پر طلبا کے قیام وطعام کا بندوبست ہوتا ہے اور ان اداروں کے اساتذہ کرام بھی ادارہ کے اندر ہی رہائش پذیر

www.ser.org.pk جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں

ہوتے ہیں چنانچہ وہ اپنے اپنے نظام الاوقات (ٹائم ٹیبل) کے مطابق بچوں کو پڑھاتے ہیں۔

سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظِ قرآن:

اسی طرح ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ لڑکے یا لڑکی کو پڑھنے کی عمر میں کسی ایسے ادارہ میں داخلہ کروایا جاتا ہے جہاں سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ بھی کروایا جاتا ہے۔ چنانچہ بچہ حفظ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول کی مکمل تعلیم بھی حاصل کرتا رہتا ہے۔

سکول کی واجبی تعلیم اور حفظِ قرآن:

بعض ادارے سکول کے چند منتخب مضامین کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کی تعلیم دیتے ہیں، چنانچہ بچہ یا بچی جب حفظ مکمل کر لیتے ہیں تو انہوں نے سکول کے جس درجے کے مضامین پڑھے ہوتے ہیں تو ان کو اس درجے میں داخل کروا دیا جاتا ہے اور وہ سکول کی بقیہ تعلیم مکمل کرتے ہیں۔

حفظ سے پہلے سکول کی تعلیم:

نظام تعلیم پر تحقیق کرتے ہوئے ہمارے ادارہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچوں کو حفظ کروانے سے پہلے سکول کی تعلیم دلوانا چاہیے تا کہ وہ کچھ بڑے ہو جائیں۔ زیادہ مناسب یہ ہوتا ہے کہ پرائمری پاس کرنے بعد حفظ کروانا شروع کراوایا جائے۔ بہر حال یہ کوئی حتمی بات نہیں تاہم تجربہ اور مشاہدہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر بچہ پرائمری پاس ہو، ناظرہ اچھا پڑھا ہوا ہو، حفظ کے لئے ذہن واضح (clear concept) ہو، والدین اور بچے کو شوق ہو تو کم سے کم وقت میں حفظ ہو جاتا ہے۔ میرے ذاتی تجربہ میں ایسے کئی بچے آئے ہیں جنہوں نے ایک سال سے کم وقت میں حفظ مکمل کیا۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

پانچویں جماعت کے بعد حفظِ قرآن :

جو بچے پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد حفظ کرتے ہیں ان کے لیے گورنمنٹ آف پاکستان نے ایک سہولت دی ہے کہ وہ ساتویں کی انگریزی، اردو، ریاضی اور سائنس کا ٹیسٹ دے کر آٹھویں جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں اور وہ حفظ کرنے کے بعد بھی اپنی عمر کے دیگر بچوں کے ساتھ اسی گریڈ میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جہاں سے انہوں نے سکول کی تعلیم کو حفظ کرنے کی خاطر موقوف کیا تھا۔

حفظِ قرآن کی آئیڈیل صورت:

حفظِ قرآن کے حوالے سے ہمارے تجربہ میں جو بات آئی ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

ا۔ بچے یا بچی کی عمر جب ساڑھے چار یا پانچ سال ہو تو اسے کسی اچھے ادارے میں یا گھر میں کسی مستند قاری صاحب سے نورانی قاعدہ شروع کروا دیا جائے اور ساتھ ساتھ اسے سکول میں بھی داخل کروا دیا جائے۔

۲۔ عمر کے پانچ سال مکمل کرنے پر اسے نورانی قاعدہ کی تختی نمبر 1 تا 9 پڑھائی جائے اور مخارج کی درستگی کی طرف توجہ دی جائے۔

۳۔ بچہ جب چھٹے سال میں داخل ہو تو اسے نورانی قاعدہ کی تختی نمبر 10 تا 16 تک پڑھانے کے ساتھ ساتھ مخارج کی درستگی کروائی جائے اور وہ سکول کی پہلی جماعت بھی مکمل کر لے۔

۴۔ بچے کی عمر جب سات سال ہو تو اسے سورۃ الفاتحہ اور سورۃ القدر تا سورۃ الناس اور پارہ نمبر 1 ناظرہ مکمل کروایا جائے، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النصر تا سورۃ الناس چھ سورتیں حفظ بھی

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

کروادی جائیں،اسے اظہار،قلقلہ اور غنہ کرنے کا طریقہ بتا دیا جائے اور وہ سکول کی دوسری جماعت بھی مکمل کرلے۔

۵۔بچے کی عمر جب آٹھ سال ہوتو اسے پارہ نمبر 2 تا پارہ نمبر 10 ناظرہ مکمل کروایا جائے،اسے آیۃ الکرسی ،سورۃ الفیل تا سورۃ الکافرون پانچ سورتیں حفظ کروا دیں،اخفاء،ادغام، اوراقلاب کا بتادیں اور بچہ سکول کی تیسری جماعت بھی مکمل کرلے۔

٦۔بچے کی عمر جب نو سال ہوتو اسے پارہ نمبر 11 تا پارہ نمبر 20 ناظرہ مکمل کروایا جائےاور سورۃ القارعۃ تا سورۃ الھمزۃ چارسورتیں حفظ کروا دی جائیں اوراسے باریک وپُرحروف کے بارے میں بتا دیا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ بچہ سکول کی چوتھی جماعت بھی مکمل کرلے۔

۷۔بچہ کی عمر جب دس سال ہوتو اسے پارہ نمبر 21 تا پارہ نمبر 30 ناظرہ مکمل کروایا جائے،مد کے احکام اورحروف کے مخارج بتادیے جائیں ،سورۃ القدر تا سورۃ العادیات حفظ کروا دیں۔اس کے ساتھ ساتھ بچے کی پانچویں جماعت مکمل ہوجائے۔

چنانچہ بچے کی عمر جب دس سال ہوگی تو وہ ناظرہ قرآن مجید مکمل کر چکا ہوگا،اسے تجوید کے قواعد سے آگاہی ہوگی،ربع پارہ حفظ کر چکا ہوگا ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہوگا اور پانچویں جماعت بھی مکمل کر چکا ہوگا۔اب اس کو کسی ایسے ادارے میں داخل کروادیا جائے جہاں وہ مستقل طور پر حفظ شروع کردے۔

ناظرہ قرآن پاک اہمیت:

جیسا کہ کتاب کے شروع میں عرض کیا جا چکا ہے کہ حفظ اور ناظرہ قرآن کریم کی پڑھائی میں فرق صرف ناظرہ پڑھنے اور زبانی پڑھنے کا ہے اس کے علاوہ اس میں کوئی فرق نہیں،

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

جس طرح حفظ تجوید کے ساتھ پڑھنا فرض ہے اسی طرح ناظرہ بھی تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھنا فرض عین ہے۔

فرضِ عین کی تعریف:

فرض عین ایسے فرض کو کہتے ہیں جس کی بجا آوری مسلمانوں پر انفرادی طور پر لازم ہو۔ چنانچہ تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور تجوید کی رعایت سے قرآن پاک نہ پڑھنے والا گناہ گار ہوگا اور اگر وہ مرد یا عورت عمر کے اس حصہ میں ہے کہ وہ درست مخارج کے ساتھ پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں تب بھی انہیں سیکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے، عمر کی زیادتی کو فرض کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنانا چاہیے۔

بہترین ادارے کا انتخاب:

بچہ جب تک حفظ شروع نہیں کرتا اور وہ سکول کی تعلیم میں مشغول ہوتا ہے تو والدین کو چاہیے کہ وہ اس کیلئے اچھے ادارہ کی تلاش جاری رکھیں۔ حفظِ قرآن یا دیگر کسی بھی تعلیم کے حوالے سے ادارہ (Institution) کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ سب سے زیادہ اہمیت ہی ادارہ کی ہوتی ہے۔ ادارہ کے انتخاب میں جن جن امور کو مدنظر رکھنا چاہیے، ان میں سب سے اہم اور ضروری بات ایک کلاس میں بچوں کی تعداد ہے۔

(ا) کلاس میں بچوں کی تعداد:

معیاری حفظ کے حوالے سے یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ ایک استاذ کے پاس دس بچوں سے زیادہ تعداد نہیں ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر ایک طالب علم کا سبق، سبقی اور منزل سننے میں ایک گھنٹہ لگتا ہے ہوتو دس بچوں کا سننے کے لئے بغیر کسی وقفہ کے دس گھنٹے چاہییں۔ وقت

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

کی اس کمی کو ماہر اساتذہ کرام ایک وقت میں دو بچوں کی سبقی اور منزل سُن کر پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۲) کلاس روم کی خصوصیات:

کلاس روم میں صفائی کا معیار بہت اچھا ہو، کمرے روشن اور ہوادار ہوں، بیرونی شور و غل سے دور ہوں۔گرمی اور سردی سے بچاؤ کا معیاری انتظام ہو۔آج کل شہروں میں ائرکنڈیشنڈ کلاس رومز کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔کیونکہ اگر طالب علم ایک طرف پسینے سے شرابور ہو یا سردی سے ٹھٹھر رہا ہوں اور دوسری طرف اپنا سبق،سبقی یا منزل یاد کر رہا ہو تو ایسا ممکن نہیں ہے۔

(۳)روزانہ کی ڈائری:

بچے کی روزانہ کی کارکردگی جانچنے کے لئے ڈائری لکھنا بہت ضروری ہے۔اس سے ایک طرف تو والدین کو بچے کی تعلیمی حالت سے آگاہی رہتی ہے تو دوسری طرف والدین اور ادارہ کا آپس میں رابطہ رہتا ہے۔

چنانچہ جب ان کے علم میں ایسا کوئی ادارہ آجائے تو وہاں کے سربراہ اور اساتذہ سے ملیں،وہاں کے ماحول کا جائزہ لیں۔وہاں کے اساتذہ سے رابطہ رکھیں اور کبھی کبھی بچے کو بھی وہاں لے جایا کریں۔

بچہ جب حفظ کے لئے داخل ہو جائے تو اس حوالے سے جن امور کا والدین کو بطور خاص خیال رکھنا چاہیے ان کو ترتیب وار درج کیا جاتا ہے۔

اصطلاحاتِ حفظ:

ذیل میں ان اصطلاحات کا ذکر کیا جاتا ہے، جو حفظ کے اداروں میں رائج ہیں،ان

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اصطلاحات سے حفظ کرنے والے لڑکے اورلڑکیاں تو واقف ہیں لیکن ان کے والدین کی اکثریت ان سے واقف نہیں ہے۔

سبق:

قرآن کریم (یا کسی بھی کتاب) کا وہ حصہ جو نیا پڑھا جاتا ہے اسے سبق کہا جاتا ہے۔ حفظ وناظرہ قرآن کریم کی تعلیم میں سبق کی بنیادی اہمیت ہوتی ہے۔ بچے اور بچیاں اپنی حفظ کی استعداد کے مطابق سبق لیتے ہیں۔حفظِ قرآن کی پختگی کا انحصار سبق کی پختگی پر ہوتا ہے۔جس بچے کا سبق جتنا پختہ یاد ہوگا اس کی سبقی اور منزل اتنی ہی پختہ یاد ہوگی چنانچہ سبق یاد کرنے میں کسی قسم کی سستی یا کوتاہی نہ برتی جائے۔سبق بغیر غلطی اور بغیر اٹکے سنانا چاہیے،سبق میں اگر غلطیاں ہوں اور ان کو اس وقت یاد نہ کیا جائے تو وہ بعد میں بڑی مشکل سے یاد ہوتی ہیں۔

سبقی (گذشتہ چند دنوں کے اسباق)

سبق جب جب پرانا ہوتا جاتا ہےتو وہ سبقی بن جاتا ہے۔سبق اگر اچھی طرح یاد ہوتا ہے،تو سبقی سنانے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔بچہ اگر سبقی سنا کر نہ آئے تو یہ بڑی تشویش ناک بات ہوتی ہے۔سبقی کی مقدار اساتذہ حفظ خود متعین کرتے ہیں۔میرے خیال میں سبقی دو پاروں سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

منزل:

جتنا حصہ قرآن کریم کا حفظ ہو چکا ہو وہ منزل کہلاتا ہے،آج کا سبق کل کی سبقی اور پھر یہی سبقی منزل بنتی جاتی ہے۔منزل سننے کی مقدار بھی اساتذہ خود متعین کرتے ہیں۔میرے خیال میں دو یا تین پارے منزل ہونی چاہیے۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

روزانہ کی ڈائری:

بچہ کی ڈائری روزانہ چیک کریں۔ بچے نے اگر سب کچھ سنایا ہے تو اسے شاباش دیں، اس کی حوصلہ افزائی کریں، بچے کے بارے میں کوئی بات ہو تو ڈائری پر لکھ دیا کریں۔ بچے کی طبیعت خراب ہو یا وہ سبق یاد نہ کر سکا ہو یا کوئی اور بات ہو تو بھی ڈائری پر لکھ دیں۔

ادارہ سے مسلسل رابطہ:

ادارہ کے ذمہ دار کی موجودگی میں بچے کے بارے میں اس کے استاذ سے کارکردگی کا پوچھتے رہیں۔ ماہانہ میٹنگ میں ضرور شرکت کریں اور ماہوار رپورٹ کے تناظر میں کارکردگی کا جائزہ لیں۔ بچے کا کوئی مسئلہ ہو تو زیر بحث لائیں۔ بچے کے بارے میں استاذ کی رائے اور والدین کی رائے کا احترام کرتے ہوئے بہتری کا راستہ تلاش کیا جائے۔

پارہ کی تکمیل:

پارہ کی تکمیل پر اگر بچہ اس پارے کو بغیر غلطی اور اٹکن کے سنا کر آئے تو بچے کو اس کی پسند کی کوئی چیز لے کر دی جائے۔ ہر پارے یا دو پاروں کی تکمیل پر ضرور کچھ خرچ خیرات کا اہتمام کرنا چاہیے، اس کے لئے اگر طالب علم کے کلاس فیلوز کو شامل کیا جائے تو بچے پر اس کے دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ماحول:

بچے کو گھر میں یاد کرنے کے لئے ممکن حد تک اچھا ماحول فراہم کیا جائے، ایسا کمرہ ہو جہاں آمد و رفت نہ ہو، ٹی وی وغیرہ کی آواز یا کھیل کود اور شور شرابہ کی آواز نہ آتی ہو، وہاں بیٹھ کر اسے سبق یاد کرنے کا کہا جائے۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

نگرانی:

بچہ جب گھر میں پڑھنے کے لئے بیٹھے تو وقتاًفوقتاً اسے دیکھتے رہیں۔اور درج ذیل امور کا بطور خاص خیال کریں۔

۱) بچے کی آواز آپ کے کانوں میں آئے۔

۲) بچہ تیز بالکل نہ پڑھے۔

۳) بچہ ناک میں نہ پڑھنے پائے۔

۴) بہت زیادہ نہ ہلے۔

۵) بچے نے جو کچھ یاد کیا ہو اس سے ضرور سنیں۔

حوصلہ افزائی:

اگر بچے کو سبق یا سبقی یا منزل یاد نہ ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز سنا کر نہ آئے تو اس کی ہمت بڑھائیں، اسے حوصلہ دیں اور یاد کرنے کا کہیں۔

حفظ کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں:

اگر خدانخواستہ بچہ حفظ میں مطلوبہ کارکردگی نہیں دکھا رہا اور بار بار کہنے، توجہ دلانے کے بعد بھی پڑھائی میں بہتری نہیں دکھا رہا تو اس کا حفظ ایک مناسب وقت تک کے لئے موقوف کروانا بہتر ہوتا ہے۔اس بات کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں کہ ہم نے ابھی حفظ کروانا ہے یہی کام کچھ عرصہ بعد بھی ہو سکتا ہے بہر حال حفظ کراونے کی نیت رکھیں تو بھی اس کا ثواب ہوگا۔

مشکل میں ہاتھ بٹائیں:

بچہ اگر پڑھائی میں کسی قسم کی دشواری محسوس کرتا ہے تو اس کے استاذ سے رابطہ کر کے

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اس کا حل تلاش کیا جائے اور دشواری کا سدباب کیا جائے۔

والدین کی ہم آہنگی:

والدین کی آپس میں ناچاقی بچوں کی ذہن پر بڑا بُرا اثر ڈالتی ہے اور ان کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے جس کا اثر ان کی پڑھائی پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔بچوں کے سامنے لڑنے جھگڑنے اور اونچا بولنے سے پرہیز کریں۔

بچے کی خوراک:

بچے کی خوراک میں ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے ایسی اشیاء کا اضافہ کیا جائے جن کا اثر براہِ راست ذہن اور حافظہ پر ہوتا ہو۔وقتاً فوقتاً نظر ضرور چیک کروائیں۔

ورزش:

حفظ کرتے وقت بچے کا زیادہ تر وقت بیٹھنے میں گذرتا ہے جس سے اس کا وزن وغیرہ بڑھ سکتا ہے چنانچہ بچے کو کھیل کود اور ورزش کا ضرور موقع دیں تا کہ وہ جسمانی صحت کے لحاظ تندرست رہے۔مشہور مقولہ ہے ”صحت مند دماغ صحت مند جسم میں ہوتا ہے“

آخری گذارش:

حفظ کے بعد یہ اب گھر والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچے یا بچی کو ایک مخصوص وقت میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے بٹھائیں کیونکہ اگر قرآن کریم کی منزل نہ پڑھی جائے تو یہ بہت جلد بھول جاتا ہے اور تھوڑی سی غفلت سے ایک بے بہا نعمت ضائع ہو جانے کا خدشہ ہے۔
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”قرآن کریم کی خبر گیری کیا کرو،اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

اونٹ جس قدر تیزی کے ساتھ اپنی رسیوں سے نکل بھاگتا ہے اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ قرآن حافظ اور سینہ سے نکل جاتا ہے"(بخاری و مسلم)

خبر گیری کا مطلب اس کی منزل پڑھتے رہنا ہے۔اس حدیث مبارکہ میں حفظ شدہ قرآن کو رسی سے باندھے ہوئے اونٹ سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی آدمی اگر اونٹ کی حفاظت سے غافل ہو جائے تو جس طرح اونٹ اپنے پاؤں یا نکیل کی رسی ڈھیلی ہو جانے پر فوراً بھاگ جاتا ہے اسی طرح قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد، اگر با قاعدگی سے اس کی منزل نہ پڑھی جائے تو وہ بھی یاد نہیں رہتا اور حافظ کے سینے سے نکل جاتا ہے، اس کے علاوہ حفظِ قرآن اتنی بڑی نعمت ہے کہ اگر تھوڑی سی بھی غفلت برتی جائے یا اس نعمت کی ناقدری کی جائے تو خود اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور وہ اس نعمت کو سلب کر لیتا ہے۔

قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والوں سے، ان کے والدین اور متعلقین سے گذارش ہے کہ وہ اس عظیم نعمت کی قدر کریں۔بچوں کے والدین اس بات کا بطور خاص اہتمام فرمائیں کہ بچے جب تک ان کے کہنے سننے میں ہیں وہ قرآن کریم کی دہرائی اور منزل پڑھنے کے حوالے سے ان کی نگرانی کریں۔

قرآن پاک یاد کرنا اور یاد رکھنا:

بچہ یا بچی جب کسی ادارہ میں حفظ کے لیے داخل ہوتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی طریقے سے حفظ کر ہی لیتے ہیں، بہت کم ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ طلبا یا طالبات نے درمیان میں حفظ چھوڑ دیا ہو چنانچہ جب طلبا یا طالبات نے حفظ کر لیا ہو تو اب سب سے اہم بات یہ رہ جاتی ہے کہ وہ اس

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

نعمت کو ضائع نہ ہونے دے۔

کتنی منزل روزانہ پڑھی جائے:

مشہور مقولہ ہے "جتنا گڑ اتنا میٹھا" جتنی زیادہ سے زیادہ منزل پڑھی جائے گی قرآن کریم اسی نسبت سے یاد رہے گا۔

قرآن پاک یادرکھنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے:

قرآن پاک یاد رکھنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے، اس کے لیے جس ادارہ سے حفظ کیا جائے یا جس استاذ محترم سے حفظ کیا ہو اس سے پوچھا جائے کیونکہ طالب علم نے جس استاذ سے حفظ کیا ہو وہ اس کے بارے میں زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں۔

چند ایک باتیں مشترک ہیں ان کا یہاں ذکر کر دیا جاتا ہے۔

۱۔ بچہ جب قرآن پاک حفظ مکمل کر لے تو سب سے پہلے اس کے ذہن میں یہ بات بٹھا دینی چاہیے کہ اصل ذمہ داری اب شروع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو یاد رکھنا ہے۔

۲۔ اگر حالات اجازت دیں تو جس طرح سکول کے مضامین کے لیے گھر میں پڑھانے وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح بچے کے اساتذہ کرام کے مشورہ سے کسی بہترین قاری صاحب کا انتظام کیا جائے جو کہ گھر آ کر بچے کی منزل سن لے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر جس ادارہ میں بچہ نے حفظ کیا ہو یا گھر کے قریب کوئی ادارہ یا مسجد ہو وہاں کے قاری صاحبان سے درخواست کی جائے کہ وہ بچے کی منزل وغیرہ سن لیں اور اگر طالب علم لڑکی ہو تو اس کے لیے گھر میں انتظام کر لینا چاہیے۔

۳۔ اگر فوری طور پر کوئی ایسا انتظام نہ ہو سکے تو والدین صبح شام بچے سے ایک

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

ایک پارہ سن لیں اور اگر سننا ممکن نہ تو کم از کم اپنی نگرانی میں صبح شام ایک ایک پارہ پڑھنے کے لیے کہیں اور اس سلسلہ میں ان امور کو مدنظر رکھیں جو پچھلے صفحات میں نگرانی کے عنوان سے بیان کیے جا چکے ہیں۔

۴۔ بعض اساتذہ کرام روزانہ پانچ پارے منزل پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں، اور یہ حفظ رکھنے کی بہت ہی اچھی صورت ہے، اس سے کم پھر تین پارے روزانہ منزل پڑھنی چاہیے اور اس سے کم صورت یہ ہے کہ طالب علم ایک پارہ منزل پڑھنے میں کسی صورت میں بھی ناغہ نہ کرے ورنہ ایک بے بہا نعمت ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔

نماز اور قرآن کریم:

نماز اور قرآن کریم کا آپس میں بڑا ہی گہرا تعلق ہے۔ طلباء و طالبات اگر فرائض کے علاوہ سنتوں اور نوافل میں ایک ترتیب سے قرآن پاک پڑھنے کا اہتمام کریں تو اس کے بڑے دیرپا اور دوررس نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

اس کی صورت یہ ہے کہ طلبا یا طالبات نصف پارہ اچھی طرح یاد کریں اور اس نصف پارے کو نمازوں میں بار بار دہرائیں اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں تو قرآن پاک کبھی نہیں بھولے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk

مؤلف کا تعارف

فاضل مؤلف نے رابطۃ المدارس الاسلامیۃ پاکستان کے تحت شہادۃ العالمیۃ فی العلوم الاسلامیۃ (ایم اے عربی/اسلامیات) کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور وفاق المدارس الاسلامیۃ پاکستان سے درجہ ممتاز میں حفظ کی سند حاصل کی۔ موصوف دوسرے واسطے سے استاذ القراء جناب قاری رحیم بخش صاحب رحیمیؒ اور امام حرمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فضیلۃ الشیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی کے شاگرد ہیں۔ حفظ و ناظرہ قرآن کی تعلیم سے خصوصی شغف رکھتے ہیں۔

موصوف آج کل دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ ویسٹ ووڈ کالونی لاہور میں بطور ریسرچ اسکالر کام کرنے کے ساتھ ساتھ، ماڈل حفظِ قرآن سنٹر C-20، وارث کالونی، وحدت روڈ لاہور کی نظامت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

فاضل مؤلف نے دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ کے زیرِ اہتمام "یَسَّرْنَا الْقُرْآن سیریز" کے نام سے حفظ و ناظرہ قرآن کریم کے حوالے سے حفظ کے اساتذۂ کرام کے لیے "کِتَابُ التَّعْلِیم" طلبا و طالبات کے لیے "کِتَابُ الْمُتَعَلِّم" حفظ کرنے والے طلبا و طالبات کے والدین کے لیے "کِتَابُ الْوَالِدَیْن" تحریر کی ہیں، یہ تینوں کتابیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

ادارہ کا تعارف

دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ ایک منفرد علمی و تحقیقی ادارہ ہے۔ اس ادارہ میں اسکولوں، کالجوں اور مدارسِ اسلامیہ میں پڑھائے جانے والے نصاب کے حوالے سے تحقیقی کام ہوتا ہے اور تعلیم و تعلّم کے حوالے سے درپیش انفرادی و اجتماعی مسائل کا حل تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیچرز ٹریننگ کے خصوصی کورسز کروائے جاتے ہیں۔ ادارہ کے ڈائریکٹر مولوی جہانگیر محمود صاحب جانے پہچانے ماہرِ تعلیم ہیں جن کی شب و روز محنت و کاوش سے ادارہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ زیرِ نظر کتاب اسی علمی، تحقیقی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ملنے کا پتہ: دی سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ، 273 ویسٹ ووڈ کالونی لاہور

فون نمبر: 04235924084   **موبائل:** 03214460606

جملہ حقوق بحق سوسائٹی فار ایجوکیشنل ریسرچ محفوظ ہیں www.ser.org.pk